[1996] سپریم کورٹ رپوٹس10.S.C.R

از عدالت عظمی

تمل ناڈو الیکٹرسٹی بورڈ اور دیگر

بنام

این راجو ریڈیار اور دیگر

20 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

عمل اور طریقہ کار

جائزہ – ایڈوکیٹ آن ریکارڈ کی طرف سے دائر خصوصی رخصت کی درخواست کو خارج کرنا – ایس ایل پی کے نمٹارے کے بعد ایک اور وکیل نے جائزہ درخواست دائر کی – جائزہ درخواست کو مسترد کرنے کے بعد ایک اور وکیل نے وضاحت کے لیے درخواست دائر کی – اس طرح کے عمل کی بے عزتی – وضاحت کی درخواست مثالی قیمت کے ساتھ مسترد – منعقد، یہ عدالت عمل کا غلط استعمال تھا – جائزہ درخواست میرٹ پر معاملے کی دوبارہ سماعت کی کوشش نہیں ہے، اور نہ ہی ہونی چاہیے – بد قسمتی سے، حالیہ دنوں میں، اس طرح کی جائزہ درخواست کو معمول کے طور پر دائر کرنا ایک رواج بن گیا ہے؛ وہ بھی وکیل کے چارج کے ساتھ، وکیل کی رضامندی حاصل کیے بغیر۔ ابتدائی مرحلے میں ریکارڈ پر – یہ بار کے صحت مند عمل کے لیے سازگار نہیں ہے جس پر پیشے کے صحت بخش عمل کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری ہے۔

سول اپیلیٹ کا دائرہ اختیار ا۔ 1996 کا اے نمبر 3

میں

دیوانی اپیل نمبر 7496 آف 1996

1987 کے او۔ایس۔اے نمبر 112 میں مدراس عدالت عالیہ کے مورخہ آئی۔ڈی۔ 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ٹی ایل وی آئیر، ایس ادیا کمار ساگر

جواب دہندگان کے لیے وی کرشنا مورتی اور (این پی) وی بالا چندرن

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ ایک افسوسناک تماشا ہے کہ نئی پریکٹس جو پیشے کے لیے نامناسب اور قابل یا محرک نہیں ہے، سامنے آ رہی ہے۔ مسٹر مار پیوتھم، ایڈوکیٹ آن ریکارڈ نے درخواست گزار مدعا علیہ کے لیے وکالت نامہ دائر کیا تھا جب خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی گئی تھی۔ معاملہ نمٹائے جانے کے بعد، مسٹر وی بالا چندرن، ایڈوکیٹ نے نظر ثانی کے لیے درخواست دائر کی تھی۔ اسے بھی اس عدالت نے 24 اپریل 1996 کو مسترد کر دیا تھا۔ ایک اور وکیل، مسٹر ایس یو کے ساگر، اب اس مخصوص عرضی پر کہ حکم واضح اور غیر واضح نہیں ہے،" وضاحت کے لیے درخواست" کے طور پر موجودہ درخواست دائر کرنے میں مصروف ہیں۔ جب کوئی اپیل/خصوصی اجازت کی درخواست خارج کی جاتی ہے، سوائے ان غیر معمولی معاملات کے جہاں قانون یا حقیقت کی غلطی ریکارڈ پر ظاہر ہوتی ہے، تو کوئی جائزہ دائر نہیں کیا جا سکتا؛ وہ بھی ریکارڈ پر موجود وکیل کے ذریعے جو نہ تو مرکزی کیس میں فریق تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ عدالت کسی مقدمے کا فیصلہ کرنے میں قیمتی وقت گزارتی ہے۔ نظر ثانی کی درخواست میرٹ پر معاملے کی دوبارہ سماعت کی کوشش نہیں ہے اور نہ ہی ہونی چاہیے۔ بدقسمتی سے، حالیہ دنوں میں، معمول کے طور پر اس طرح کی نظر ثانی درخواستیں دائر کرنا ایک رواج بن گیا ہے۔ وہ بھی، وکیل کی تبدیلی کے ساتھ، ابتدائی مرحلے میں ریکارڈ پر موجود وکیل کی رضامندی حاصل کیے بغیر۔ یہ بار کے صحت مند عمل کے لیے سازگار نہیں ہے جس پر پیشے کے صحت بخش عمل کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری ہے۔ سی اے نمبر 1867 / 92 میں جائزہ درخواست نمبر 2670 / 96 میں، تین ججوں کی ایک بنچ جس کے ہم میں سے ایک، کے، راماسوامی، جے، رکن تھے، نے درج ذیل قرار دیا تھا :

"اپیل کے ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ جب اپیل کی سماعت ہوئی اور میرٹ پر فیصلہ کیا گیا تو شری سدرش مینن ایڈوکیٹ آن ریکارڈ تھے۔ جائزہ درخواست شری پربیر چودھری نے دائر کی ہے جو اپیل کی سماعت کے وقت نہ تو دلیل دینے والے وکیل تھے اور نہ ہی وہ بحث کے وقت موجود تھے۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ اس نے کس بنیاد پر جائزہ درخواست میں بنیاد لکھی ہے گویا کہ یہ ہمارے حکم کے خلاف اپیل کی دوبارہ سماعت ہے۔ انہوں نے جائزے کے دائرہ کار تک محدود نہیں رکھا۔ اس طرح کی مشق کی اجازت دینا پیشے کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ اس حصے میں، اس نے اپیل میں ایڈوکیٹ آن ریکارڈ سے" عدم ممانعہ" حاصل نہیں کیا ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ رجسٹری نے اسے ایسا کرنے کی ضرورت سے آگاہ کیا تھا۔" عدم ممانعہ" داخل کرنا اس کے ریکارڈ پر آنے کی بنیاد ہوگی۔ بصورت دیگر، ایڈوکیٹ آن ریکارڈ عدالت کو جوابدہ ہے۔ سابقہ وکیل سے" عدم ممانعہ" حاصل کرنے میں ناکامی نے اسے جائزہ درخواست دائر کرنے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔ دوسری صورت میں بھی، نظر ثانی درخواست کی کوئی اہلیت نہیں ہے۔ یہ معاملے کو خوبیوں پر دوبارہ بحث کرنے کی کوشش ہے۔

ان بنیادوں پر ہم نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کرتے ہیں۔"

ایک بار جب نظر ثانی کی درخواست مسترد ہو جاتی ہے، تو وضاحت کے لیے کوئی درخواست دائر نہیں کی جانی چاہیے، ایڈوکیٹ آن ریکارڈ کی تبدیلی کے ساتھ بہت کم۔ وکلاء کو تبدیل کرنے اور بار بار درخواستیں دائر کرنے کے اس عمل کو قانون کے انتظام کی پاکیزگی اور صحت مند عمل کے لیے بھاری ہاتھ سے مسترد کیا جانا چاہیے۔

درخواست کو 20000 روپے کے مثالی اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے کیونکہ یہ صحت مند عمل کی توہین میں عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہے۔ یہ رقم آج سے چار ماہ کے اندر عدالت عظمیٰ لیگل ایڈ سروسز کمیٹی کو ادا کی جانی چاہیے۔ اگر رقم ادا نہیں کی جاتی ہے، تو اسے اس ہدایت کو عدالت عظمیٰ لیگل سروسز کمیٹی کے ذریعے عدالت فرمان کے طور پر مانتے ہوئے وصول کیا جانا چاہیے۔ رجسٹری کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس حکم کو عدالت عظمیٰ لیگل سروسز کمیٹی تک پہنچائے۔

ٹی۔این۔اے

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this
document